امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر کیے
جانے والے ایک اعتراض کا منہ توڑ جواب
دشمن احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پہ شدت کیجئے
احمد رضا سلطانپوری قادری
www.islamieducation.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ عزوجل　　الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

دشمن احمد ﷺ پہ شدت کیجئے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔

محمّد اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (پارہ 26 الفتح 29)

دشمن احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پے شدت کیجیے　　ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اعتراض: احمد رضا خان صاحب کے مزاج میں شدت تھی، بہت جلدی غصہ میں آجاتے تھے اور یہی حال اہل سنت و جماعت والوں کا ہے کہ اہل سنت و جماعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں بہت شدد سے کام لیتے ہیں۔اور ادنیٰ سی بات بھی برداشت نہیں کرتے، بلکہ شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہیں اور نہایت ہی شدد سے کام لیتے ہیں۔لہذا ان کو ذرا نرمی سے کام لینا چاہیے۔الخ۔

الجواب

الحمد للہ عزوجل! ہمارے امام شیخ الاسلام حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے، پکے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔اور ساری زندگی یہی تعلیم فرماتے رہے کہ اپنی ذات پر تنقید کرنے والوں کو تو معاف کر دینا لیکن جو شخص تمھارے پاک رب عزوجل اور کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبیاں و گستاخیاں کرے اس کو ہرگز نہیں بخشنا۔مسلمانوں جب معاملہ خالق کائنات عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کا ہو تو شمشیر بے نیام بن کر ان گستاخوں کی گردنیں اڑا دینا۔

آج وہ لوگ جو ہمیں صبر وتحمل کا درس دیکر گستاخوں کو تحفظ دینے کی کوشش کرتے ہیں اگر ان لوگوں کی ذات یا ان کے خاندان کے بارے میں ایک ادنیٰ سی بات کر دو تو غصے سے اپنے مخالفین کا سر پھوڑ دیں گے بلکہ عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹائیں گے۔حتی الامکان کوشش کریں گے کہ اپنے مخالفین کو سخت سے سخت سزا ہو جائے۔لیکن انہی لوگوں کے سامنے جب خالق کائنات عزوجل،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اکرام علیھم الرضوان کی بات آئے تو ان کی سب حیاء ختم ہو جائے گی،غیرت کا جنازہ نکل جائے گا،صبر وتحمل کا درس دینا

شروع کردیں گے۔

اپنے ماں باپ کی ناموس پر لڑنے والوں کو یہ نہیں معلوم کہ مسلمان کا ایمان اس وقت تک کامل ہی نہیں ہوسکتا جب تک اپنے ماں باپ بلکہ سب عزیز واقرباء سے بھی زیادہ اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں کرے گا۔اور محبت کا یہ تقاضہ ہے کہ محبوب کے دشمن سے سخت وشدید عداوت وبغض ہو،لہذا کامل ایماندار ہونے کیلئے ضروری ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں وگستاخوں سے عداوت وبغض رکھئے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ۔ **تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں۔** (پارہ 28 المجادلۃ 22)

یعنی مومنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں ہے اور ان کا ایمان اس کو گوارا ہی نہیں کرتا کہ خداعزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن سے دوستی کرے۔لہذا ہم مسلمانوں کو اپنے پیارے صحابہ اکرام علیہم الرضوان کی طرح ایمان رکھنا چاہیے،اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ "امنوا کما امن الناس" **ایسے ایمان لاؤ جیسے یہ لوگ (صحابہ) ایمان لائے۔** (پارہ 1 البقرۃ 13)

دشمنان اسلام کی بدترین سازش

امن واخلاق کی آڑ میں گستاخانِ رسول کو تحفظ دینے والے نام نہاد مولاں و پروفیسر حضرات ہم اہل سنت و جماعت کو شدد کا طعنہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ سنی حضرات [گستاخوں کے بارے میں] غیر اخلاقی الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن یہ بدبخت لوگ یہ نہیں سوچتے کہ بدتمیزی،بداخلاقی اور گستاخی کے مرتکب تو ان کا اپنا نمایندہ ہوا ہے ہمارا عمل تو اس کی بداخلاقی وگستاخی کے رد میں احتجاجاً سامنے آتا ہے۔اگر وہ گستاخی نہ کرتے تو ہماری طرف سے رد بھی نہ ہوتا۔واللہ العظیم! امن وسلامتی،ادب واحترام تو ہم مسلمانوں کا شعار ہے لیکن جب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کا معاملہ آتا ہے تو پھر بےادبوں وگستاخوں کے لئے ہمارے پاس

ادنیٰ سی بھی رعایت نہیں۔

لیکن دشمنانِ اسلام بالخصوص یہود ونصاریٰ کی شروع سے یہ سازش رہی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے عظمت ومحبتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نکال کر روح ایمانی سے محروم کردی جائے۔اُن کی اِس سازش کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا تھا کہ

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں کبھی روح محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بدن سے نکال دو

کفار ودشمنانِ اسلام کو پتہ ہے کہ جب تک مسلمانوں کے دلوں میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت رہی گئی اس وقت تک ہم ان کو رسوا نہیں کرسکتے۔اسی لئے وہ ایسی سازشیں کرتے ہیں تاکہ مسلمان دین اسلام سے پھر جائیں اور اپنے بڑوں کی بے ادبیاں وگستاخیاں کرنا شروع کردیں۔معاذاللہ عزوجل

یاد رہے کہ جس مسلمان کو اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جس قدر زیادہ محبت ہوگی وہ اس قدر باحیاء وغیرت مند بھی ہوگا۔اور وہ ادنی سے ادنیٰ بات بھی ان کے بارے میں برداشت نہیں کرے گا۔کیونکہ محبت کا اولین تقاضہ ہے کہ محب اپنے محبوب کی ذات پر کسی قسم کی تنقید کو برداشت نہیں کرسکتا۔اور اپنے محبوب کی طرف اٹھنے والی انگلیوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔

اب اگر کوئی بدبخت شخص اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایسی شدید محبت کو تشدد کا نام دیکر گستاخوں کو تحفظ دیتا پھرے اور ان گستاخوں کے ساتھ نرمی کرنے کا مطالبہ کرے، تو یہ اس کی اپنی بدبختی ہے۔اور ایسا مطالبہ کفار مکہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کیا تھا۔چنانچہ سورۃ القلم میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ۔ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی پڑو تو وہ بھی نرم پڑجائیں۔

(پارہ 29 القلم 9)

لہذا بے ادبوں وگستاخوں کے ساتھ نرمی برتنے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا مطالبہ کرنا کفار کا طریقہ ہے اور آج جو لوگ ایسی گردان پڑھ رہے ہیں۔یہ لوگ بھی انہی کے مطالبے کو پورا کروانے کے خواہش مند ہیں لیکن یاد رہے کہ قرآن نے اہل ایمان کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ وہ آپس میں یعنی مسلمانوں کے ساتھ بہت نرم ہیں لیکن بے ادبوں وگستاخوں پر بہت سخت۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔

محمّد اللہ کے رسول ہیں اوران کے ساتھ والے کافروں پرسخت ہیں اور آپس میں نرم دل (پارہ 26 الفتح 29)

الحمدللہ عزوجل ! اہل سنت و جماعت اسی طریقے پر گامزن ہیں کہ آپس میں بہت نرم دل ہیں لیکن کفار یعنی دشمنان اسلام پرنہایت ہی سخت ۔اورامام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہم مسلمانوں کے لئے تو نہایت ہی نرم مزاج ثابت ہوئے لیکن گستاخوں،بے ادبوں کے لئے شمشیر بے نیام تھے،الحمدللہ عزوجل وہ باحیاء تھے بے حیاء ہرگز نہیں تھے اور محبت میں یہ شدت انہیں اوران کے ذریعے ہم سنی مسلمانوں کو صحابہ اکرام علیہم الرضوان سے ورثہ میں ملی ہے۔جیسا کہ صحابہ اکرام علیہم الرضوان کے بارے میں قرآن کہتا ہے ’’وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ۔‘‘

لہٰذا اب اگر کوئی ہمیں بُرا بھلا کہتا ہے تو کہتا رہے۔لیکن ہم اس وقت تک ان گستاخوں پر سختی کرتے رہے گئے جب تک ایسے گستاخ مر کر مٹی میں نہیں مل جاتے ۔ بلکہ جب تک ہمارے جسم میں آخری سانس ہے ہم گستاخانِ رسول پر شدد کرتے رہے گئے۔انشاءاللہ عزوجل

بتلادو گستاخ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے دین پہ مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا آج بھی ہے

قرآن پاک نے بے ادبوں سے کس طرح کلام کیا؟

☆جب اہل سنت وجماعت کی طرف سے گستاخوں کی گستاخیوں کے رد میں جوابات دیئے جاتے ہیں تو گستاخ اپنی بکواسات پر شرمندہ ہونے اور توبہ کرنے کی بجائے ہمیں شدد کا طعنہ دیتے ہیں۔گویا الٹا چور کتوال کو ڈانٹے۔

لیکن گستاخوں پر شدد کرنا ہرگز ہرگز عیب نہیں بلکہ خود ہمارے رب تبارک وتعالیٰ نے گستاخ رسول کے ساتھ سختی سے کلام فرمایا ہے اوراس کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ جن کے بارے میں آج کے پینٹ کوٹ میں ملبوس پروفیسر اور گستاخوں کے ساتھ نرمی برتنے کا مطالبہ کرنے والے بدنصیبوں کیلئے ناقابل برداشت ہوسکتے ہیں۔لیکن یہ کلمات کسی حدیث میں نہیں کہ ضعیف قرار دیکر جان چھوڑا لی جائے بلکہ قرآن مجید میں ہیں۔چنانچہ سورۃ القلم میں گستاخِ رسول ولید بن مغیرہ کے بارے میں کہا گیا کہ

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ۔ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءِۭ بِنَمِيمٍ۔ بہت طعنے دینے والا بہت اِدھر کی اُدھر لگاتا پھرنے والا۔

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ أَثِيمٍ۔ بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار۔

عُتُلِّۭ بَعۡدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ۔ درشت خواس سب پر طُرّہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا (حرامی ہے)۔

(پارہ 29 القلم آیت 10 تا 13)

مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جا کر کہا کہ محمّد (مصطفٰی ﷺ) نے میرے حق میں دس باتیں فرمائیں ہیں نو (9) کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا (حرامی) ہونے کی، اس کا حال مجھے معلوم نہیں۔ اس کے بارے میں تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لے جائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا اور اس سے بدکاری کی تو اس سے پیدا ہوا ہے۔

ولید بن مغیرہ نے نبی کریم ﷺ کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون، تو اس کے جواب میں اللہ تعالی نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرمادیئے۔ اس سے سیّدِ عالم ﷺ کی فضیلت اور شانِ محبوبیّت معلوم ہوتی ہے۔ اور پتہ چلا کہ گستاخ رسول کے بارے میں سختی سے کام لینا چاہیے۔ اور یہ سنت الہیہ بھی ہے۔

انگریز کے ذرخرید اور گستاخوں کے حامیوں نے بہت سر پیٹا کہ کسی نہ کسی طرح گستاخوں کو تحفظ فراہم کر کے ان سے وفاداری کا ثبوت دیا جائے لیکن بچارے سر پیٹتے ہی رہ گے کیونکہ اللہ تبارک وتعالٰی نے ان کے مشن کو خاک میں ملا دیا۔ اور ان کی زبانوں سے بھی یہ اعلان و اقرار کروا دیا کہ گستاخ رسول ذلیل و بدکردار ہوتے ہیں۔ اب یا تو ایسے لوگ قرآن کی ان آیات کے منکر ہوجائیں تو ایسی صورت میں قرآن کے منکر ہو کر کافر ٹھہریں گے اور اگر ان پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر گستاخوں کے ساتھ نرمی کے مطالبے کی تردید ہوگئی۔ الحمدللہ عزوجل

دشمنان اسلام گستاخ لوگ بدترین جانور

اللہ عزوجل ورسول اللہ ﷺ کے دشمنوں کے بارے میں خود قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالٰی نے

نہایت سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ کہیں ان کو بھڑکتے ہوئے گدھے کہا گیا، تو کہیں بدترین جانور کہا گیا۔

★ **اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللہِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ۔ بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں** (پارہ 9 الانفال 22)

یہ آیت بنی عبدالدار بن قُصَیّ کے حق میں نازل ہوئی جو کہتے تھے کہ جو کچھ محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہم اس سے بہرے گونگے اندھے ہیں۔

★ **اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ۔ بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنّم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں** (پارہ 30 البینۃ 6)

★ ابونعیم حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: **اھل البدع شر الخلق و الخلیقۃ۔ بدمذہب لوگ سب آدمیوں سے بدتر اور سب جانوروں سے بدتر ہیں۔** (حلیۃ الاولیا ترجمہ ابومسعود موصلی 291/8 بحوالہ فتاویٰ رضویہ)

علامہ مناوی نے تیسیر میں فرمایا: **الخلق الناس و الخلیقۃ البھائم۔ خلق سے مراد لوگ اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں۔** (التیسیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ماقبل مکتبہ امام شافعی الریاض سعودیہ ۱/۳۸۳)

دشمنان اسلام گستاخ لوگ جہنم کے گدھے

★ **فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَھُمْ فِیْھَا زَفِیْرٌ وَّ شَھِیْقٌ۔ تو وہ جو بدبخت ہیں وہ تو دوزخ میں ہیں وہ اس میں گدھے کی طرح رینکیں گے۔** (پارہ 12 ھود 106)

★ **فَمَا لَھُمْ عَنِ التَّذْکِرَۃِ مُعْرِضِیْنَ۔ کَاَنَّھُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَۃٌ۔ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں۔ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں۔** (پارہ 29 آیت 49,50)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: **لاتجالسوھم، ولاتشاربوھم، ولاتؤاکلوھم ولاتناکحوھم** بدمذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے ساتھ پانی نہ پیو، نہ کھانا کھاؤ، ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی حدیث ۱۵۳ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۱۲۶)

★ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”اھل البدع کلاب اھل النار“ بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔(دارقطنی)

★ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدمذہبوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ”ایحب احدکم ان تکون کریمته فراش کلب فکرھتموہ۔ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے [بدمذہب] کے نیچے بچھے تم اسے بہت برا جانو گے۔(سنن ابن ماجہ ابواب النکاح صفحہ ۱۳۹، مسند احمد بن حنبل مروی از مسند علی رضی اللہ عنہ ۱/۸۶)

اب بتائیں کہ بدمذہب گستاخوں کو کتے کی مثل کہا گیا کہ نہیں؟ اور ایسی مثال دی گئی کہ باحیاء و باایمان مسلمان کبھی بھی گستاخوں کو دیکھنا تک گوارہ نہ کرے۔ یاایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا له، و اللہ لا یستحیی من الحق۔ اے لوگوں! ایک مثل کہی گئی اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔

دشمنان اسلام گستاخ لوگ پر لعنت

★ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمۡ اَنَّ عَلَیۡھِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰہِ وَ الۡمَلٰٓئِکَةِ وَ النَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ۔ ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب۔(پارہ 3 آل عمران 87)

★ فَلَمَّا جَآءَھُمۡ مَّا عَرَفُوۡا کَفَرُوۡا بِهٖ فَلَعۡنَةُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر۔(پارہ 1 البقرۃ 89)

لہٰذا جو بھی گستاخ رسول ہے وہ بدترین کافر و مرتد ہے اور ان سب باتوں کا مصداق ہے۔ ان بے ادبوں کے بارے میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اذا رایتم صاحب بدعة فاکفھروا فی وجھه فان اللہ یبغض کل مبتدع“ جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے (سختی) پیش آؤ۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے۔(ابن عساکر)

کیا حضرت ابوبکر بھی شدد پسند تھے؟

امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نرم دلی سے کون واقف نہیں لیکن صلح حدیبیہ کے موقع پر

جب عروہ بن مسعود ثقفی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے توہین آمیز لہجہ اختیار کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسے حلیم الطبع شخص بھی نہ رہ سکے اور جو کچھ فرمایا وہ ایک وہابی عالم صفی الرحمن مبارکپوری کے قلم ہی سے ملاحظہ کیجیے۔

اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا **''لات کی شرمگاہ کا لٹکتا ہوا چمڑا چوس''** (الرحیق المختوم صفحہ ۵۵۳)

اب بتائیں کہ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی متشدد قسم کے انسان تھے؟[معاذ اللہ عزوجل] نہیں نہیں بلکہ معاملہ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا اس لئے اپنے محبوب کی شان وعظمت اور ان کی ناموس کے تحفظ کی خاطر شمشیر بے نیام بن کر سامنے آ کھڑے ہوئے۔

الحمد للہ عزوجل امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ میں اور ان کے چاہنے والوں میں یہی غیرت ایمانی ہے کہ جس نے شانِ الوہیت عزوجل وشانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں توہین کرنے والوں کو بے نقاب فرمادیا۔اب چونکہ ایسی توہین کرنے والے فرقہ وہابیہ کے اکابرین تھے اس لئے وہابیہ اور ان جیسے دیگر باطل فرقوں کو ایسی شدید محبت تشدد وغصہ دکھائی دیتا ہے۔لیکن قرآن پاک کا یہ صاف حکم ہے کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔

محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (پارہ 26 الفتح 29)

دشمنِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ شدت کیجیے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

گستاخ رسول کی صرف ایک ہی سزا

سرتن سے جدا، سرتن سے جدا

nusratulhaq92@gmail.com احمد رضا سلطانپوری قادری